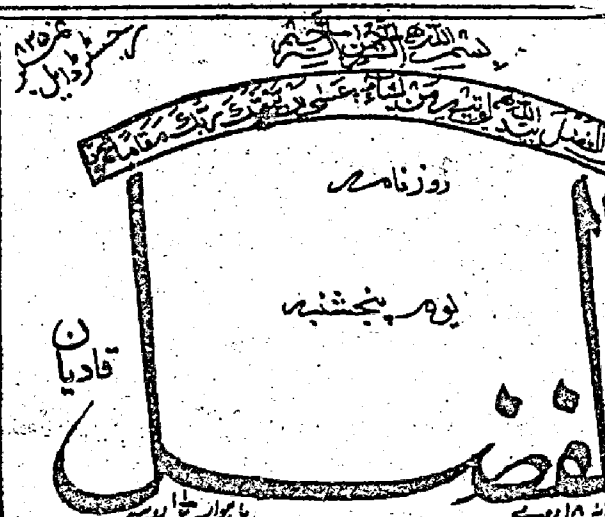




مدینۃ المسیح

۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت میں الحاح حضرت ام المؤمنین مدظلہ العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ مگر تاحال نقابت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب امیر نقاتی نے آج غدا عصر کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں مرزا مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماع دعا فرمائی۔ جو قریباً نصف گھنٹہ تک ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء | ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۱۶

ملفوظات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

دور آتے۔ جو ان فی نفس سے پیدا ہوتی

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی ایک نبی کی جماعت ہے۔ اور اس سے بھی اس وقت وہی معاملہ ہو رہا ہے۔ جو پہلی سے ہوا۔ جس طرح پہلوؤں کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اندھیرے میں رکھا۔ یہاں تک کہ ایک دن اندھیرا دور ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح ضروری ہے کہ ہمیں بھی اندھیرے میں رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اس اندھیرے کو دور کر دینے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو جائے۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ تنہا لیٹ کر آنا ضروری ہے۔ یہ سب چیزیں معمولی ہیں۔ اور ان کی کوئی پروا نہیں کی جاسکتی۔ جس چیز کی پروا ہونی چاہیے وہ یہ ہے کہ یہ مصائب اور ابتلاؤں ایمانی نہ ہوں۔ کیونکہ جہاں جسمانی مشکلات انسان کے درجہ کو بلند کرتی ہیں۔ وہاں ایمانی مشکلات اس کے درجہ کو گرا دیتی ہیں۔ پس مومن کو ان مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ جو دنیا کی طرف سے آتی ہیں۔ بلکہ اسے ان مشکلات کا فکر کرنا چاہیئے۔ جو اس کے نفس کی طرف سے آتی ہیں۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو ان مشکلات کی طرف نگاہ نہیں

مشکلات جو انسانی نفس کی طرف سے آتی ہیں۔ ایسی ہوتی ہیں جیسے جڑ پر تیرا کھ دیا جائے۔ پس چاہیے کہ ہر شخص جو روحانیت کی قدر کرتا ہے۔ وہ ان مشکلات اور ظلموں کی طرف توجہ کرے جو نفس کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ظلم اصل ظلم ہوتے ہیں۔ اور وہ

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قَدْ أَتَىٰ الْمُؤْمِنُونَ مَا هَذَا إِلَّا تَهْدِيَهُ الْحَكَامُ بَانَ
الَّذِي قَرَّمَ عَيْنَكَ الْقُرْآنَ لَرَأَاكَ إِلَىٰ مَعَادٍ (وَقِي مَعَ
الْأَفْوَاجِ أَيْتِكَ دُخْتَهُ يَأْتِيكَ نَصْرَتِي رَحِمَاكَ الرَّحْمَنُ
ذُو الْمَجْدِ وَالْعَلَىٰ مَخَالِفُونَ بَرِّحْتَنِي

یعنی تجھے پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر جو آؤ گے حکام کا ابتلا آئے گا۔

ابتلا صرف تہدید ہو گیا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے پسرو کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ذوالجلال بلند شان والا رحمان ہوں۔ میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔ (ترجمہ ۲۹۵-۲۹۶)

ظلم حقیقی خطرے کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ بالکل ممکن ہے۔ ان کے نتیجہ میں ہمارا ایک بھائی عرش سے فرش پر پھینک دیا جائے۔ مگر جو دنیا کی طرف سے مصیبتیں آتی ہیں۔ وہ

ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو فرش سے عرش پر بلے مائی ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ تم اپنی توجہ ان مشکلات کی طرف پھیرو۔ جو بندے پیدا کر رہے ہیں۔ میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ زیادہ تر اپنے قلب کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے ایمانوں کو دیکھتی رہے۔ پس ہماری جماعت کو اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر شخص جو تکبر کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محفوظ اور معصوم سمجھتا ہے۔ وہ سمجھ کر وہ موت کی طرف جا رہا ہے۔ مومن کہیں بھی خدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کے خوف سے خالی نہیں ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق (عادت) یہاں آئے۔ کہ آپ جب رات کو اٹھتے تو اتنے عجز اور انکسار سے دعائیں کرتے کہ صبح نہ کھینے ہیں۔ بعض دفعہ بھی رحم آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ صاف کر دیا۔ آپ کی خات تو اعمال سے ہوگی۔ آپ نے فرمایا اللہ میری نجات ہی خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت تھی۔ تو اور کون ہے جو کہہ سکے کہ میں خدا تعالیٰ کے ابتلا اور اسکی آزمائشوں سے بچ گیا ہوں۔

بعض معاصیہ منو کہتے ہیں۔ ہم جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعائیں کرتے دیکھتے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا۔ کہ ایک ہندیا جوش سے ابل رہی ہے۔ پس اپنے نفوس کی اصلاح کرنا کر اور تقویٰ و طہارت سے

میرا راستہ چھوٹوں کی سچ پر نہیں

ہمارے دوستوں کی حالت یہ ہے کہ جب کوئی نصیحت آتی ہے تو دوست گھبرا جاتے ہیں۔ کہ اب ہم قید ہو جائیں گے۔ پورے جانتے گئے کیا نہیں پتہ نہیں۔ کہ وہ انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا تو اس وقت برس چٹریں ان کے سامنے رکھ دی گئی تھیں۔ کیا انہیں کسی نے دھوکا سے احمدیت میں داخل کر دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ جو لوگ نکالیف کی برداشت نہیں کر سکتے ان کا راستہ مجھ سے الگ ہے۔ میرا راستہ چھوٹوں کی سچ پر نہیں۔ بلکہ انہوں پر ہے۔ کسی سے کوئی دھوکا نہیں کیا گیا۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھ کر ہوتا ہے۔ کہ یہ سب نکالیف اسے برداشت کرنی پڑیں گی۔ ہر شکایت کیسی۔ اگر تو ہم کسی سے کہتے کہ آؤ احمدی ہو جاؤ۔ ہم نہیں بڑے بڑے مہم کے دہانے گئے۔ دولت دیں گے۔ بیادوں اور تکلیفوں سے بچائیں گے۔ عہدہ عہدہ عہدہ توں سے خادیاں کر دیں گے۔ ہمارے بچوں کی تعلیم کا انتظام کریں گے۔ دشمنانیت ہو سکتی تھی۔ مگر ہم تو مسیح موعود کی شان میں یہ کہتے ہیں۔ کہ کھانے میں اس لئے چن لیا ہے۔ کہ وہیں کے لئے ہیں۔

فرمانی کہ چھوٹوں سے بنائے۔ ان جلاؤں کی تلواروں سے گردن کٹوائی ہے۔ اگر اپنے اور اپنے عزیزوں کے خون سے ہمدلی کھیلتی ہے۔ تو آؤ۔ تو چھوٹوں کی شکایت کا فرقہ نہیں۔ یہ بزدلی کا کام نہیں۔ اندر کی لوگ ہمارے ساتھ نہیں چیل سکتے۔ میں جسند اٹالے اسے اس کے کھڑا کیا ہے۔ کہ تا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہت کی پھر قائم کریں۔ اور مذہب ہر سچے شیطان کے چیلنے سے انہوں پر بادشاہت

حاصل ہے۔ وہ سیدھے ہاتھوں اپنی بادشاہتیں ہمارے حوالہ نہیں کریں گے۔ وہ ہر تہ پر اختیار کریں گے۔ جس سے ہمیں کچلا جائے اور ہر سامان ہمارا کریں

علیہ وآلہ وسلم کا وہ جھنڈا دینا اسکے تمام مذاہب کے قلعوں پر ہر گاڑ دو۔ جلاؤں سے گراؤ ہوا ہے جس کی عزت کو دشمنوں نے خاک میں ملائے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ خطبہ جمعہ الفضل مودعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ممکن ہی نہیں کہ تم مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی

ہو جائے۔ کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور محنت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خداوندگار کی کام ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آئے گا کہ ایک سولہ کا ہمارا بھی اس درجہ میں خرق کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے ہر ایک نہیں ہوگا۔ یہ نہ ہونے کے تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے لئے ممکن نہیں۔ کہ مالی سے بھی محبت کرو۔ اور خدا سے بھی۔ سو اب ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کر لے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے ہر مال میں مال خرچ کر گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود وجود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت سجا نہیں لاتا۔ جو جی لانی جائے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ (الحکم جلد ۲ نمبر ۳۲)

اقوام عالم کی تشنگی احمدیت کے چشمہ سے پانی پی کر بجھے گی

میں نے کچھ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی قرنیوں میں ذریعہ نہ بنے۔ اچھا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا اٹالے ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا اٹالے نے مجھے یاد بارخوردی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بکھڑے ہوگا۔ لا پھر سے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلانے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ جسے فرقہ کے لوگ اس قدر مسلم اور محنت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ دنیا سے الگ ہو جائیں۔ اور دنیاوی فتنوں سے سب کام نہ بن کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ مثلاً یہ سلسلہ فرقہ کے لئے ہے۔ اور یہ سب کام یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی قومیں پیدا ہوں گی۔ اور اتلاؤں میں گئے۔ کہ خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اللہ ان سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت و دولت۔ بیان تک برداشت، تیرے کپڑوں سے برکت و سعادتیں گے۔ سو اے شیطان! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان میں خبر لیں کہ اپنے صندوق میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا۔ (تخلیقات الہیہ)

میں نے یہ دعا کی ہے۔ کہ اللہ صاحب مصلیٰ علیہ السلام کو دنیا سے الگ کر دے۔ اور اس کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ تو خدا ان میں اپنے کھریں قرآن کریم کی تلاوت کر کے اٹھ جائیں گے۔ کہ شیعہ کو دیکھئے۔ ان اللہ والی الیہ رجوع نہ کرے۔ جس سے ہمارے طاعت کو توڑا جائے۔ لیکن ہمیں خدا اٹالے انہیں حکم ہے۔ کہ جاؤ اور اس وقت تک دم نہ لو جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت

شاہ گزینوں کی رٹوں کی بارش

احمدی طیارے کا کارنامہ لاہور ۱۱ ستمبر۔ مندرجہ انجمن احمدیہ لاہور نے آج مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ فوج گزینوں میں جو بیادہ کریں جس میں۔ وہ قلت خون کی وجہ سے بھوکے مردے ہیں۔ بعد انہیں احمدیہ لاہور دیا گیا۔ ان کے لئے کئی اپنے ایک پرائیویٹ ہوائی جہاز کے ذریعے سے ہر ایک رٹوں اور میں دیان روٹیاں گرائیں۔ اس کے علاوہ بیادہ گزینوں کی کئی دفعہ کئے عزم و استقلال کی تبلیغ کے پیغامات بھی کر گئے۔

ریحانہ انقلاب ۱۴ ستمبر ۱۹۵۷ء

صحابہ کی اقتدا

صحابہ کہ ام روزان اللہ علیہم کی روگیاں اسلام جامع مودعہ یقین۔ ہیں چاہئے۔ کہ ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ یہی ہم اپنی راہ کی کو مسلمان کی زندگی کہہ سکتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے فرمایا ہے (صحابی کا لفظ جویم یا مہم اقتدا یتیم احمدیت یتیم صحابہ کرام کی محبت ہدایت سادہ ہوتی تھی۔ اسی ضروریات و لوگ سے اہل مال کو اندر اور اسلام کے لئے وقت رکھتے تھے۔ ایک موقع پر جب ایک صحابی کچھ زمینوں وغیرہ کی خرید و فروخت اور دیکھ بھال میں مشغول ہونے لگے۔ تو ایک دوسرے صحابی فرماتے گئے۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ لا تعلقو باید یکم الی التخلل یعنی دنیاوی مال و منال کو جمع کرنا جبکہ سلسلہ کو اس کی ضرورت ہو۔ ہلاکت کا موجب ہے۔ میں چاہئے۔ کہ آج جب ہم صحابہ کے مشیق ہونے کے دعویدار ہیں۔ اپنے مال و منال کو ہر وقت سلسلہ کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (علامہ باہی صیف)

سے خدا کو لیا کہ حکم کے ماتحت ہندوستان کے ذمہ دار بڑے افسر بھی مارجا میں
گئے۔ اور انگلستان کے چوٹی کے افسر بھی مارجا میں گئے۔ تو اماں جان نے کہا۔
درست ہے میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ فرماتے
تھے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑے بڑے بااثر ہوں کو جب وہ ظلم
کریں بول مٹاتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دیتے ہیں طرح ٹی
کو ہموار کرنے کے لئے ہاتھ پٹا تے ہیں۔ یہ سن کر مجھے خیال کیا کہ اس قول کو
ایک ثمر نے بھی بانٹ دیا ہے اور اس کے بعد یہ مضرع میرے ذہن میں
پایا کہ ع

ایمان آئے۔
 بنے ہیں زمین آسمان کیسے کیسے
 یعنی کیسے کیسے بلند شان والے بادشاہ جو آسمان کی طرح بلند شان تھے۔
 خدا تعالیٰ نے زمین کی طرح ہموار کر دی ہے اور آسمان ہونے کے
 بعد انہیں زمین کی طرح کر دیا۔

اس گفتگو کے دوران خان میر میرہ دار نے کہا کہ دو پٹھان پہرے دار مارے گئے ہیں۔ اور وہ اس المارتے کہتا ہے گویا وہ احمدیوں کے ناقصوں مارے گئے ہیں۔ میں اسے برا سمجھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ہن کی جگہ کسی ہندوستانی پہرہ دار کو مقرر کر دیا جائے۔

وہ عید الاضحیٰ کا دن معلوم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گناہ صحیحی بطور مہمان آئے ہیں اور میں میاں بشیر احمد صاحب سے کہتا ہوں کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ حتیٰ کہ غور و فکر سے بھی زیادہ ان کی حفاظت کی جائے۔

اس روایہ کی فقیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

جب آنکھ کھلی اور میں خواب کے اس حصے پر بخور کرنے لگا کہ اگر مجھے قید کیا گیا۔ تو جیل میں پہلے رات ہی مجھے آئے گی۔ اس میں خدا کی ہر سے ہندوستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ تو ابھی اس بات پر ایک منٹ بھی پورا نہ گزرا تھا کہ یکدم ڈنڈے کے دو جھکے آئے اور اس وقت ۱۲ بجے کا وقت تھا) میں نے گھوڑوں کو جنگا کر تیا۔ تو پہلے تو انہوں نے کہا کہ یہ دہم ہی نہ ہو۔ مگر میں نے کہا وہ ہم نہیں۔ بلکہ میں جاگ رہا تھا۔ جب ڈنڈے کے جھکے آئے یہ پہلے شمال کی طرف دولا اور دن بلا۔ پھر جنوب دولا اور دوزہ بلا۔ تب انہوں نے کہا ٹھیک ہے ڈنڈہ ہی تھا کیونکہ بجلی کا بلب سو سر پر لگا رہا ہے۔ دوزہ دوسرے ہل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ نے دو نشان دکھائے ہیں۔ اور خواب میں پھر دو ملکوں کے بڑے افسروں کے سر جانے کا ذکر تھا اور ادھر ڈنڈے کے بھی دو جھکے آئے گویا اللہ تعالیٰ نے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ اگر ابا ظلم ہوگا۔ تو انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کے ظالموں پر تباہی آئے گی۔

اس رویا میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ ہندوستان کی صلح ہونی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کی حفاظت انہیں کرنی چاہیئے۔ اور اسلام کی ترقی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ یہ کہتا کہ گاندھی جی ہمارے مہمان ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ کہنے بھی انقلابات آئیں۔ آخر اسلام ہی جیتنے کا۔ کیونکہ مہمان کا لفظ ماریطی طور پر آجوانے کے لئے بولا جاتا ہے۔ پس اس فقرہ سے یہ مطلب ہے کہ ہندو مذہب ہندوستان میں ماریطی ہے۔ آخر اسلام ہی بھلا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک نہایت اہم و

موجودہ سیاہی حالات کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک دوا
جو حضور نے ۳۴ نومبر ۱۸۸۷ء کو بیان فرمایا اور الفضل الزمزمی لکھنے میں شائع
ہو چکا ہے۔ موجودہ سیاسی حالات کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ
مختصر طور پر اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ میں
نے دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں ہوں کچھ اور دوست بھی جمع ہیں اور
ہندوستان کی آزادی کے متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور معلوم ہوتا ہے۔
کہ میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں کچھ حصہ لے رہا ہوں۔ مگر اخیر
حکومت اسے ناپسند کرتی ہے۔ دوست مجھے اس میں دخل نہ دینے کا
مشورہ دیتے ہیں تاکہ حکومت گرفت نہ کرے۔ مگر میں انہیں کسی دیتا
ہوں۔ جب دوستوں نے اصرار کیا کہ میں اس کے متعلق کچھ کرنا چاہیے
تو میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے میرے محمد اسماعیل صاحب سے رجوع الوقت
مجھے دائرہ اس کے نامزدہ معلوم ہونے میں مشورہ کرنا چاہیے تاکہ
گورنمنٹ کا عندیہ معلوم ہو جائے۔ جب میں میرے محمد اسماعیل کو
بلانے کے لئے مسجد مبارک میں سے گذر رہے لگتا ہوں تو دماغ مجھے
ایک پادری مل جاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ آپ کو اپنا رویہ بدل لینا چاہیے۔ اور
ایا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیے وہ اس بات پر بہت زور دیتا ہے۔ اور
ساتھ ہی میرے اوپر جھگڑتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مجھے دوستوں
کو کہنا پڑا ہے کہ اس کو ہٹاؤ۔ اس کے بعد میرے محمد اسماعیل صاحب نظر
آئے اور میں ان کو بیت الفکر میں لے جاتا ہوں تاکہ ان سے مشورہ کر دوں
حضرت ام المومنین نے امد جھانکا اور میر صاحب نے انہیں بیٹھنے کو کہا کہ میں ان کو
دل پہا سمجھتا ہوں کہ عورتوں کا دل قوم ہوتا ہے۔ مبادا انہیں تکلیف ہو۔ اس کے
بعد میں میر صاحب سے اس بات کا ذکر کرتا ہوں کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ نے
آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا تو گورنمنٹ آپ کو گرفتار کر کے سزا دیگی۔ مگر میں جو کچھ
کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں سزا میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہوں۔ امد جو کام اللہ
تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ وہ میں نے بہر حال کرنا ہے۔ اس کے بعد میں نے
جوش میں آکر کہا گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ یہی کرے گی کہ مجھے قید کرے گی۔ یا
اور کوئی سزا دے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا مشاء اسی طرح ہے کہ میں قید ہو جاؤں
یا مارا جاؤں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن
میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ کا مشاء اسی طرح ہیں۔ تو وہ میری خود حفاظت
کرے گا۔ اندر پہلی ہی دات جس میں مجھے چل میں رکھا جائے گا۔ اس میں ہندوستان
کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے میری
بات سن کر میر صاحب نے اس امر کی تردید کی کہ گورنمنٹ میرے خلاف
کوئی قدم اٹھانا چاہتی ہے۔

جب میں نے یہ کہا کہ زیادہ دیر نہ گزرے کہ گورنمنٹ یہی کرے گی کہ مجھے قید کر لے گی۔ یا
برکونی جسمانی سزا دیگی۔ تو اس کہنے وقت میرا خیال تھا کہ اماں جان کو یہ الفاظ
سن کر کجیخت ہوگی مگر میرا یہ فائدہ ہو سکا اماں جان کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ کے
علامہ پیدا ہوئے۔ بلکہ وہ اطمینان سے بات سنتی ہیں پھر دہم میں نے کہا کہ قید
جمنے کے بعد پہلی ہی رات جو مجھے چل میں آئے گی۔ اسی رات داس ظلم کی وجہ

فرقہ دارانہ فسادات کو بند کرنے کیلئے
چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی مساعی
لنڈن ۱۷ ستمبر چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب
کل لنڈن سے نوبارک پہنچ گئے۔ آپ نے
ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مشرقی پنجاب میں
جو قتل عام ہو رہا ہے اگر وہ فوراً ختم نہ ہو تو
لا محالہ اس معاملہ کو حکومت پاکستان کی طرف سے
باقاعدہ طور پر مجلس اقوام متحدہ میں پیش
کیا جائیگا اور اس کے علاوہ دوسرے
ذرائع بھی اختیار کئے جائیں گے۔ عجیب ہے
کہ حکومت فرقہ دارانہ فسادات کو بند کرنے
میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکی۔

اس خبر کی تردید کی ہے کہ مغربی بنگال سے
مسلمانوں کو نکال لیا جائیگا۔
پناہ گزینوں کی خستہ حالی
وزیر اعظم پاکستان کا دورہ
لاہور علامہ سرتیز کل حکومت پاکستان کے
وزیر اعظم مشرفیہ وقت علی نے ہوائی جہاز پر
پنجاب کے خدادادہ رقبہ پر پرواز کی۔ آپ
کے ہمراہ گورنر پنجاب اور مسٹر غلام محمد بھی
تھے۔ پتوکی۔ جڑا والا۔ چوہدری محمد نادر و
بٹالہ۔ جالندھر۔ امرتسر اور بٹوکی وغیرہ
میں پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت دیکھی۔
جو تسلی بخش نہ تھی۔ بٹوکی کے قریب آپ نے

بارش کی وجہ سے بٹالہ اور جالندھر کے
کیمپوں کی حالت بہت خراب تھی۔ اور پناہ گزینوں
کے لئے بارش سے بچنے کا کافی انتظام
ہو نہ تھا۔ عدم مصفاہ اور بارش کے
پانی کی وجہ سے بیماریاں سخت اندیشہ۔
ان کے پاس سبیل گاڑیاں بھی بہت کم تھیں۔
اور مال مویشی بھی زیادہ نہ تھے۔ جس کی وجہ
سے خیال کیا جاتا ہے کہ نقل و حمل کے لئے
بہت دقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔
قادیان ۱۷ ستمبر چند دنوں سے برسات کی
کثرت کی وجہ سے بعض مکانات گر گئے ہیں
اور میدانوں میں پانی کھڑا ہے۔

ہندو مذہب کا تاریک مستقبل
گاندھی جی کا انتخاب
نئی دہلی ۱۷ ستمبر کل گاندھی جی کو پتلی پڑھ
بند کر دی پڑی۔ کیونکہ بہت سے سکھوں نے
شور مچا کر تلاوت قرآن کریم کو بند کر دیا۔
اس سے قبل آپ نے راضیہ بیگم کو
سنگ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ
اگر ہندو یہ خیال کریں کہ ہندوستان میں صرف
انہی کے رہنے کا حق ہے مسلمانوں کو یہاں سے
نکل جانا چاہیے۔ اور اگر بغیر حلال رہنا چاہیں
تو انہیں ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا چاہیے۔ سخت
غلا خال ہے۔ اس سے ہندو مذہب کا کوئی مستقبل
نہیں رہ سکتا۔ اور اس طرح یہ مذہب بہت جلد مٹ جائیگا۔

مجلس اقوام متحدہ کا دوسرا اجلاس

صدارتی تقریر

نوبارک ۱۷ ستمبر کل نوبارک میں مجلس اقوام متحدہ کا دوسرا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا جس
میں پچیس صد کے رہائے ہوئے پڑا کھڑا دنیا کا تمام براہیل کو صدر منتخب کیا گیا۔ آپ نے صدارتی
تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادی اقوام سے بہت سے لوگ شا کی نظر آتے ہیں۔ ان کا شکوہ اسی
لحاظ سے بجا ہے۔ کہ پچیس اجلاس کے بعد مجلس نے بہت کم کام کیا ہے۔
اسی وقت بہت سے امور ہمارے سامنے ہیں۔ ہمیں ایک محور پر گھومتے ہیں کہ جو طریقہ ہم
اختیار کر رہے ہیں۔ کیا وہ دنیا میں حقیقی امن قائم کر دے گا۔ صرف جدید آلات حرب پر پابندی لگنا
دینا کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس سے بھی مطمئن ہو جانا چاہیے۔ بلکہ امن کو قائم کرنے کے بہت
سے دیگر وسائل سے بھی کام لینا چاہیے۔ ہمارا مقصد اعلیٰ ہے شک بہت بلند اور بہت
مشکل ہے۔ مگر میں یہ مقرر رکھنا چاہیے کہ ہم نے اسے طاقت کے بل بوتے پر حاصل نہیں کیا
بلکہ صلح و آشتی سے۔ اس وقت ہمارا کام اس میں ہے مشکل حاصل ہے۔ کہ اکثر لوگ اتحادی اقوام
پر مجبور دیکھ رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو سب سے پہلے اس بد فہمی کو دور کر کے اس اعتماد پیدا
کرنا چاہیے اس کے بعد ہم کوئی موثر کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ مشکل ہمارے کام کو بہت دیر
بنا دے گی۔

اس سے پہلے دنیا میں قوموں کے اتنے بڑے اجتماع کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ جو اپنی روحانی اور
مادی طاقتوں کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر بیٹھ کر مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس عظیم الشان
اتحاد سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جبکہ عوام کی اتحاد اور اخلاص کے ساتھ ہمارا ساتھ
آپ نے یورپ میں محاکم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت یورپ سخت اقتصادی بد حالی کے
دور میں سے گذر رہا ہے۔ اور فوجی لحاظ سے بھی اسکی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ مگر زیادہ تر
امر یہ ہے کہ ایشیا اب تک کشت و خون میں مبتلا ہے۔ اور اپنے ناموں اپنی تباہی کے
سامان پیدا کر رہا ہے۔

ضلع گورداسپور کی حالت

قادیان۔ ضلع گورداسپور کے دیہات میں
اب امن ہے۔ مسلمان اپنے دیہات کو
خالی کر کے گورداسپور۔ بٹالہ اور قادیان
میں پناہ گزیں ہیں۔

سکھوں کا ایک قافلہ دیکھا۔ جو گھوڑوں پر
سوار تھا۔ اور ان کے ساتھ مال مویشی بھی تھے۔
آپ نے مسلمانوں کا کوئی قافلہ سرنگ پر نہ دیکھا۔
البتہ ایک سپیشل گاڑی دیکھی۔ جو پناہ گزینوں
کے کچھ بھری ہوئی تھی۔ اور جمعیت پر
بھی لوگ سوار تھے۔ آپ نے دیکھا کہ متواتر

مشرقی بنگال میں محکموں کی تقسیم
ڈھاکہ ۱۷ ستمبر کل ڈھاکہ میں مشرقی بنگال کی
وزارت کا پکا جلیب ہوا۔ جس میں ساتوں وزراء
مشمل تھے خواجہ ناظم الدین نے طلبہ کی
مدداری کی۔ جلسہ میں محکموں کی تقسیم عمل میں
مشرقی پنجاب کی حالت
انبارہ ۱۷ ستمبر مشرقی پنجاب کی حکومت نے
مل ایک بیان میں بتایا کہ انبارہ اور کمال کے
بعض علاقوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ ونگ
کے مسلمانوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔
شمل کی حالت قابو میں ہے۔ امرتسر۔ جالندھر
پوشیا پور۔ لدھیانہ اور فیروز پور کی
حالت بہتر ہو رہی ہے۔

لاہور میں ٹھانے تلاشیوں
لاہور ۱۷ ستمبر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور
نے آج ایک بیان میں بتایا کہ کل بہت سے
مکانوں کی تلاشیوں کی گئیں۔ جن سے لوٹ
کا بہت سا مال ملا۔ جو اب مقدمہ درگزاریاں
لگا گئیں۔ بیان کو مزید دیکھتے ہوئے آپ نے
عوام کو تنبیہ کی۔ کہ یہ مال حکومت پاکستان کا
ہے۔ اور جو لوگ غلط طریق اختیار کر کے اس پر
نا جائز قبضہ کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان سے
دشمنی کر رہے ہیں۔ یہی مشرف سے اپیل کرتا
ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں حکومت کا ساتھ دیں۔
اور اگر وہ ایسے مال کا پتہ دیں۔ تو مجھے بہت
خوشی ہوگی۔

دہلی کی حالت

۱۷ ستمبر کل دہلی اور دہلی میں امن
وارد آتے ہوئے ہیں۔

مسلم لیگ کونسل کی غلط پالیسی
چودھری خلیق الزمان کا بیان
پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے لیڈر
چودھری خلیق الزمان نے مسلم لیگ
کی کونسل کے اس فیصلہ پر کہ سر باغ سٹان
کو مسلح کیا جائے۔ اور فوجی ٹریننگ لازمی
کر دی جائے۔ کڑی نکتہ چینی کی ہے۔
آپ نے کہا کہ اسی قسم کی خبروں سے
سنت بد اعتمادی پیدا ہونے کا خطرہ
ہے۔ یہ خیال کر لیا گیا ہے۔ کہ دشمن ہم پر
حملہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس امر کو پیش نظر
نہیں رکھا گیا۔ کہ مسیحا یہ حکومت پر جس
کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے ضروری
ہیں۔ اس کا کیا اثر پڑے گا۔
آخر میں آپ نے کہا کہ اگر فسادات
اسی قسم کی سبب اختیار ملی کی وجہ سے پیدا
ہوتے ہیں۔

ریاستی افواج کے مشیر کا عہدہ
ہندوستان میں ختم کر دیا گیا
انبارہ ۱۷ ستمبر ریاستی فوج کے دفتر
کے فوجی مشیر کا عہدہ اڑا دیا گیا ہے۔
لہذا اس محکمہ کو حکومت ہند کے نئے محکمہ سٹیٹ
ڈیپارٹمنٹ میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ فوجی
مشیر کا عہدہ جو سالہا سال سے یہاں مشیر
تھا۔ اب سٹیٹ سیکریٹری دیا گیا ہے۔
مغربی پنجاب میں جینی کا راشن نصف
لاہور ۱۷ ستمبر جینی کو لوگوں کے پاس مستقل رات
میں۔ ان کے لئے حکومت مغربی پنجاب حکم سے

قادیان دارالانشاء مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۷ء